REGD No. L. 5256

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ
۲۶ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۸/۱۳ ۔ ۷ صلح ۱۳۳۸ ہش ۔ ۷ جنوری ۱۹۵۹ء ۔ نمبر ۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو باوجود علالت، کمزوریٔ طبع اور سردی کی شدت کے دینی امور میں از حد مصروف رہنا پڑتا ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

اللھم آمین

مہاجرین کیلئے معاوضہ کی نئی سکیم کا اعلان

نوّے لاکھ مہاجرین کو جلد از جلد مکمّل اور مستقل طور پر آباد کرنے کا پروگرام

کراچی ۶ جنوری۔ وزیر بحالیات لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان نے کل رات گئے مہاجرین کے لئے معاوضہ کی سکیم کا اعلان کر دیا۔ یہ سکیم ایک آرڈیننس کی صورت میں پیش کی گئی ہے۔ جسے صدر نے نافذ کر دیا ہے۔ اس سکیم کا مقصد قریباً نوّے لاکھ مہاجرین کو جلد از جلد مکمل اور مستقل طور پر آباد کرنا ہے

معاوضہ کی سکیم کے تحت متروکہ جائیداد کی فروخت حسب ذیل طریقے سے ہوگی

مکان

مہاجر دعویدار جن مکانوں پر قابض ہیں وہ مالیت کی بنیاد پر ان کی تحویل میں دیئے جائیں گے اس مالیت کی رقم وہ قرار دی جائے گی۔ جو ۱۹۴۷ء میں اس مکان کے مجموعی سالانہ کرائے کا چالیس گنا ہوگی۔ چھاؤنیوں کے علاقوں میں مکانوں کی مالیت ۱۹۴۷ء کے مجموعی سالانہ کرائے کا ۲۵ گنا ہوگی۔ جن دعویداروں کے قبضے میں کوئی مکان نہیں انہیں اجازت دی جائیگی کہ وہ مکانوں کے لئے درخواستیں دیں

پاکستان اپنے موجودہ بحران پر بہت جلد قابو پالے گا

وزیر خزانہ جناب محمد شعیب کا اعلان

راولپنڈی ۶ جنوری۔ پاکستان کے وزیر خزانہ جناب محمد شعیب نے کہا ہے کہ ملک کی معیشت میں کوئی بنیادی خرابی نہیں ہے۔ آپ نے یقین دلایا کہ پاکستان بہت جلد اپنے موجودہ اقتصادی بحران پر قابو پالے گا۔ تاہم آپ نے خبردار کیا کہ آئندہ چند سال خاصی پریشانی کے ہوں گے۔ اور حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہر پاکستانی کو حکومت سے پورا تعاون کرنا چاہیئے۔ وزیر خزانہ کل شام ایک دعوت میں تقریر کر رہے تھے جس کا اہتمام پاکستان ملٹری اکاؤنٹس ایسوسی ایشن نے کیا تھا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ آئندہ چند سال آزمائش اور مشکلات کے ہوں گے جن پر قابو پانے کے لئے ہر پاکستانی کے مکمل تعاون کی ضرورت ہے۔ مسٹر شعیب نے خبردار کیا کہ مختلف محکموں میں بے کار اور زائد اخراجات کو کم کرنا پڑے گا۔ تاکہ ملک کی معیشت کو مضبوط و مستحکم بنایا جا سکے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ ملک کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر کئی اخراجات میں کمی اشد ضروری ہے۔

دعوتِ ولیمہ

ربوہ ۶ جنوری۔ محترم جناب حافظ عبد السلام صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے کل مورخہ ۵ جنوری ۱۹۵۹ء بروز دوشنبہ اپنے صاحبزادے مرزا مظفر احمد صاحب اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے وکلا اور ناظر صاحبان کے علاوہ بعض دوسرے احباب نے بھی شرکت کی۔ دعوت کے اختتام پر مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے متعلق اجتماعی دعا کرائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مظفر احمد صاحب کا نکاح صوبائی امیر محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کی صاحبزادی سعادت نسرین صاحبہ بی۔ اے۔ بی ٹی کے ہمراہ مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۸ء کو مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔ اور تقریب رخصتانہ ۲ جنوری ۱۹۵۹ء کو عمل میں آئی تھی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور اسے اپنے فضل سے مثمر ثمرات حسنہ کرے آمین۔

جامعہ احمدیہ ۱۰ جنوری کو کھلے گا

جلسہ سالانہ کی تعطیلات کے بعد جامعہ احمدیہ ربوہ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ کھلے گا۔ اساتذہ صاحبان اور طلباء مطلع رہیں۔

(پرنسپل)

ترقیاتی کاموں کے لئے نیا محکمہ

لاہور ۶ جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان نے ایک نیا محکمہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو صوبہ میں ترقیاتی کام اور منصوبہ بندی کی دیکھ بھال کرے گا۔ یہ محکمہ مختلف ترقیاتی سکیموں میں ہم آہنگی پیدا کرے گا۔ نیز قومی منصوبہ بندی کمیشن اور بین الاقوامی ادارہ تعاون سے مؤثر رابطہ قائم کرنے میں مدد دیگا

تنظیم نو کی کمیٹی کا اجلاس

لاہور ۶ جنوری۔ مغربی پاکستان میں نظم و نسق کی اصلاح کے لئے تنظیم نو کی جو کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ اس کا اجلاس کل چیف سیکرٹری سید فدا حسن کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں کئی سب کمیٹیاں قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا

محترمہ چراغ بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کو سپرد خاک کر دیا گیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ و مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی ربوہ کی والدہ ماجدہ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ کی وفات کی خبر ایک گزشتہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔ مورخہ ۳ جنوری کو نماز ظہر سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احباب کثرت سے شامل ہوئے۔ دیگر بزرگان سلسلہ کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی جنازہ کو کندھا دیا۔ مرحومہ کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷؍ جنوری

انک لعلیٰ خُلقٍ عظیم

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ فرمایا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اخلاق کا بہترین نمونہ ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ علیٰ خلق عظیم ہیں۔ یعنی آپ کا اخلاق عظیم الشان ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان سے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ

انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ

یعنی میں بھی تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں فرق صرف یہ ہے کہ میری طرف وحی کی جاتی ہے۔

اب پھر ان تین چیزوں کو لیجئے۔ پہلے یہ کہ آپ ایک بشر ہیں۔ دوسرے یہ کہ آپ اعلیٰ ترین اخلاق کے مالک ہیں۔ تیسرے یہ کہ آپ اسوۂ حسنہ ہیں۔ دوسرے لفظوں میں آپ اخلاق کے لحاظ سے ایک مثالی انسان ہیں۔ آپ کو اخلاق کے تمام کمالات اس حد تک جہاں تک ان کمالات کا ایک انسان حامل ہو سکتا ہے دیئے گئے ہیں۔ تاکہ آپ رہتی دنیا تک انسانوں کے لئے اخلاقی زندگی کا نمونہ پیش کریں اور ان کے سامنے اپنی مثال رکھیں۔ جس کو دیکھ کر انسان اپنے اپنے اخلاق کو سنواریں اور آپ کے اتباع سے تہذیب نفس کے مدارج طے کریں۔

یہ تو اللہ تعالیٰ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے۔ اب ہمیں اس کی تاریخی شہادت دیکھنی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ جب آپ سے آپ کے خلق کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا

خلقہ القرآن

یعنی آپ کا خلق وہی تھا۔ جس کی تعلیم قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ یہ ایک ایسی ہستی کی شہادت ہے۔ جس کو آپ کے گھریلو حالات سے بھی کما حقہ واقفیت تھی۔ ایک بیوی کے سامنے جہاں تک اخلاق کا تعلق ہے۔ انسان ایک کھلی کتاب کی مانند ہوتا ہے۔ اس کی ہر حرکت اس کی نظر میں آتی رہتی ہے۔ عام سوسائٹی میں انسان ذرا تکلف کے ساتھ رہتا ہے اور اپنی حرکات پر ذرا زیادہ احتیاط سے نگاہ رکھتا ہے۔ لیکن گھر کے اندر یہ تکلفات قائم نہیں رہتے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جن کا ظاہر و باطن ایک تھا کے متعلق خود آپ کی بیوی کی یہ شہادت ہے کہ آپ کا خلق وہی ہے جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دی ہے۔

اسی طرح حضرت انسؓ جن کو آج کی اصطلاح میں آپ کا ذاتی ملازم کہنا چاہیئے ان کی شہادت بھی ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کبھی کسی کام پر جھڑکی نہیں دی۔ اور نہ ملامت کی ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر حضرت زیدؓ کی شہادت ہے۔ جو آپ کے آزاد شدہ غلام تھے۔ جب آپ کے والد آپ کو لینے آئے تو آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے کو ترجیح دی۔ اور والد کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔

یہ تو اجمالی شہادتیں ہیں حدیث اور تاریخ کی کتب کے مطالعہ سے انسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کا جو علم ہوتا ہے۔ اس کو دیکھ کر فطرت پکار اٹھتی ہے۔ کہ ایسا با اخلاق اور باخدا انسان پیدا نہیں ہوا۔ ذیل میں آپ کے اخلاق کے صرف ایک پہلو کے متعلق دو تین نمونے دیئے جاتے ہیں:۔

"جب آپ کے کان میں کوئی سرگوشی کرتا تو سر مبارک کو اس کے منہ سے جدا نہ فرماتے۔ جب تک کہ وہ خود اپنی بات کہہ کر منہ نہ ہٹا لیتا۔

— اگر کوئی مصافحہ کے لئے آپکا ہاتھ مبارک پکڑتا۔ تو آپ اس کے ہاتھ میں سے اپنا ہاتھ نہ نکالتے۔ جب تک کہ وہ خود ہاتھ کو نہ چھوڑ دیتا۔

— جب کوئی خطاب کے لئے آپ کی طرف رخ کرتا تو آپ اپنے چہرۂ مبارک کو اس کی طرف سے نہ پھیرتے جب تک کہ وہ خود اپنے منہ کو نہ پھیر لیتا"

بظاہر شاید یہ نہایت معمولی باتیں نظر آتی ہیں۔ لیکن ذرا ان باتوں کا اپنے آپ پر اطلاق کر کے دیکھئے۔ کیا آپ نے ایسا اخلاق کبھی دکھایا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہوا کہ آپ چڑ گئے ہوں۔ ہمارا قیاس ہے کہ آپ اکثر ایسی باتوں سے چڑ جاتے ہیں۔

یہ تو شاید آپ کے خیال میں چھوٹی چھوٹی عام اخلاق کی انفرادی باتیں ہیں اگرچہ یہ چھوٹی نہیں ہیں۔ کیونکہ یہی باتیں دراصل انسانی اخلاق کی بنیادیں استوار کرتی ہیں لیکن آیئے آپ کو اس خلق مجسم انسان کے بعض بین الاقوامی اخلاقی نمونے بھی دکھائیں۔ ایسی باتیں جن سے ایک بشر نہیں بلکہ ایک قوم کی قسمت وابستہ ہوتی ہے۔ اس ضمن میں صلح حدیبیہ کا کارنامہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے کہ جس میں اخلاق کی فتح دونوں حریفوں دانشمندی اور جذبات پر دکھائی گئی ہے۔ مغرور قریش سردار صلح کے لئے خود مکہ سے آتے ہیں۔ وہ پندرہ سو اسلامی تلوار سے خوفزدہ ہیں۔ انہوں نے اس تلوار کا لوہا آزمایا ہوا ہے۔ مگر صلح ایسی شرائط پر مان لی جاتی ہے۔ کہ دنیا کے دانشمند جرنیل تو جرنیل خود حضرت عمرؓ جیسے صحابی بھی ایسی شرائط کو توہین اور شکست خوردگی سمجھتے ہیں ان شرائط میں ایک شرط یہ ہے کہ مکہ کا رہنے والا کوئی شخص اگر مسلمان ہو کر مدینہ جائے گا۔ تو اس کو واپس کر دیا جائے گا لیکن اگر کوئی مسلمان بھاگ کر مکہ چلا آئے تو واپس نہیں کیا جائے گا۔

ایسی بظاہر توہین آمیز شرط اس لئے مان لی جاتی ہے۔ کہ وہ اخلاق مجسم اہل مکہ کا خون نہیں بہانا چاہتا۔ یہ ہے "اسوۂ حسنہ" لیکن ذرا اور سنئے ابو جندل ابن سہیل مسلمان ہو چکا ہے۔ اہل مکہ نے اسے پا بہ زنجیر کر رکھا ہے۔ وہ کسی طرح افتاں و خیزاں عین موقعہ پر پہونچ جاتا ہے۔ اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے۔ پندرہ سو تلواریں میانوں میں بے چین ہو اٹھتی ہیں زبانی معاہدہ ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تحریر میں نہیں آیا کتنا نازک وقت ہے۔ ترازو کے ایک پلڑے میں دانشمندی اور جذبات ہیں۔ اور دوسرے پلڑے میں ایفائے معاہدہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم ہے۔ اس پلڑے کا بوجھ دوسرا پلڑا نہیں سنبھال سکتا تھا۔

اسی نمونہ کا نتیجہ تھا۔ کہ جب حضرت عمرؓ کے عہد میں ایک مسلمان نے دشمن سے صلح کا معاہدہ کر لیا تو حضرت عمرؓ نے اس کو جائز قرار دے دیا۔ اور اس کے ایفا کو ضروری سمجھا۔

اس سے بھی آگے چلئے فتح مکہ کا دن ہے۔ اسلامی فوج مکہ میں داخل ہو چکی ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو ایذائیں دی تھیں پریشان ہیں کہ اب کیا ہوگا؟ لیکن ہونا کیا تھا۔ جب انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی طرح زبان حال سے کہا کہ

تاللہ لقد اٰثرک اللہ علینا وان کنا لخاطئین

تو آپ نے یوسف علیہ السلام کی طرح فرمایا

لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین۔

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے سالانہ امتحانات ہو چکے ہیں داخلہ ۵ جنوری سے شروع ہے۔ اور ۱۵ جنوری تک جاری رہے گا۔ داخلہ صرف نرسری اور پہلی جماعت میں لیا جائے گا۔ پانچ سال سے کم عمر بچے نرسری میں داخل کئے جائیں گے۔ اور پانچ سال کے بچے پہلی جماعت میں دوسری تیسری یا چوتھی جماعت میں داخلہ امتحان لے کر ہوگا۔ داخلہ چونکہ محدود ہے اس لئے جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانا چاہیں وہ ان دنوں میں داخل کروا دیں۔ بعد میں کوئی داخلہ نہیں لیا جائے گا۔ فی الحال بورڈنگ کا انتظام سکول کے ساتھ نہیں۔ اس لئے بیرونجات کے بچے فی الحال نہیں لئے جا سکتے سکول کی فیس پانچ روپے ماہوار اور داخلہ دس روپے ہے

ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول

حضرت مسیح علیہ السلام کا مقام

تقریر محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(۴)

خدا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ تم ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جاؤ۔ تا ایسا نہ ہو کہ تم پہچان لئے جاؤ اور پھر ایذا دیئے جاؤ۔ قرآن کریم میں ہے:۔

وَاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ (سورۃ مومنون ع ۳)

کہ ہم نے مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کو ایک بلند زمین میں پناہ دی جو آرام دہ اور چشموں والی ہے۔"

دوسری شہادت

دوسری شہادت اس زمانہ میں بہت قریب کے زمانہ میں مہیا ہوئی ہے۔ یہ انکشاف نہایت حیرت انگیز ہے اور قرآن مجید کے بیان "مَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ" کے سچا ہونے پر ایک شاہد ناطق کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ شہادت اُس تاریخی چادر سے ملی ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم پر صلیب سے اُتارا جانے پر لپیٹی گئی تھی۔

سکنڈے نیویا کے ایک اخبار Stock Holm Tidiningen Christi Soderlumd مورخہ ۲ اپریل ۱۹۵۸ء میں ایڈیٹر کا ایک مضمون "کیا مسیح صلیب پر فوت ہوئے؟" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"جرمن سائنسدانوں کا ایک گروہ آٹھ سال سے مسیح کے کفن کے متعلق تحقیق کر رہا تھا جس کا نتیجہ حال ہی میں پریس کو بتایا گیا ہے مسیح کا دو ہزار سالہ پرانا کفن اٹلی کے شہر "Turin" میں ملا ہے۔ اور اس پر مسیح کے جسم کے نشانات ثبت ہیں۔

"سائنسدانوں نے اپنی تحقیق سے پوپ کو مطلع کیا ہے۔ مگر پوپ اب تک خاموش ہے۔ کیونکہ اس تحقیق کے نتیجہ میں کیتھولک چرچ کی مذہبی تاریخ کا اہم راز منکشف ہو کر رہ گیا ہے۔ تصویر کشی کے فن کی مدد سے سائنسدانوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ جس چیز کو لوگ دو ہزار سال سے معجزہ خیال کرتے تھے (یعنی مسیح کا دوبارہ زندہ ہونا) وہ بالکل طبعی واقعہ ہے۔

اور وضاحت سے ثابت کیا ہے کہ مسیح ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔

مسیح کے کفن کا مسئلہ ایک ہزار سال تک زیر بحث رہا۔ ۴۳۸ء میں ملکہ Endoxsia نے یہ کپڑا قسطنطنیہ بھیجا۔ اس سے قبل یہ کپڑا کیٹا کومبز کے پاس تھا۔ سات سو سال تک یہ قسطنطنیہ میں ہی رہا۔ آخر کار De-La-Rochi نے حملہ کر کے اس کپڑے کو چھین لیا۔ جب آگ لگی تو یہ کپڑا چاندی کے صندوق میں بند تھا چاندی کے پگھلنے سے خفیف سا دھندلا ہو گیا مگر مسیح کے جسم کے دوسرے نشانات پھر بھی اس پر باقی رہے۔

اہل فرانس نے اس کپڑے کی نمائش سے خوب دولت کمائی۔ فرانس سے یہ کپڑا اٹلی منتقل کیا گیا۔ اور ہر ۳۳ سال کے بعد اس کی نمائش ہوتی رہی۔ ۱۸۹۸ء میں اٹلی کے ایک وکیل Pia نے اس کپڑے کی تصویر لی جب تصویر کو Develop کرنے کے بعد سورج کی روشنی میں اس کے Negitive کو دیکھا تو اس کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ کیونکہ یہ بعینہٖ مسیح کی شبیہہ تھی جب Negitive کو Positive میں تبدیل کیا گیا تو یہ وہی شخص تھا جس کی شکل ۱۹۰۰ سال سے کسی نے نہیں دیکھی۔

۱۹۳۱ء میں کپڑے کی دوبارہ نمائش ہوئی تو Guisepe Eranie فوٹو گرافر نے ایک بہت بڑے پادری کی موجودگی میں چھ ہزار اور بیس ہزار والٹ بجلی کی روشنی کی مدد سے پھر تصویر لی۔ اس فوٹو نے ایک سنسنی خیز حقیقت کا انکشاف کیا اور اس بات کو دوبارہ ثابت کر دیا جو Pia نے ظاہر کی تھی۔ فوٹو میں دی ہوئی تصویر بعینہٖ وہی ہے جو دو ہزار سال سے آج تک چرچ آرٹ مسیح کی شبیہہ کے متعلق بیان کرتا آیا ہے۔ جب ایک انسان اس تصویر کو دیکھتا ہے جو کتاب

Das Linner Curt Barna
By
Hans Naber Verlag

میں ہے تو بہت آسانی سے چرچ کے ردِ عمل کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ پوپ Puis XII نے کہا یہ تصویر کسی انسانی ہاتھ نے نہیں بنائی۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ تاریخ اور کپڑا تائید کرتے ہیں کہ یہ مسیح کا فوٹو ہے۔ کپڑے کے دھاگوں کی ساخت اور تانا بانا بتاتا ہے کہ یہ ویسا ہی کپڑا ہے جو پومپائی میں پائے گئے تھے۔

کپڑے کے دوہرے نشانات ظاہر کرتے ہیں کہ کپڑے کا نصف حصہ مسیح کے جسم پر لپیٹا گیا تھا اور باقی نصف سر پر۔ پھر مسیح کے جسم کی گرمی اور دوائی کے عمل نے جسم کے نشانات کو کپڑے میں نقش کر دیا۔ اور مسیح کا تازہ خون کپڑے میں جذب ہو کر نشان بن گیا۔ کانٹوں کا تاج پہننے سے مسیح کی پیشانی اور گُدی پر جو نشانات آئے مسیح کا دایاں کلّہ۔ دائیں پہلو پر بھالے کا گہرا نشان۔ کیل کے زخموں سے نکلے ہوئے خون کے نشان۔ کمر پر صلیب کی رگڑ کے نشان۔ یہ سب چیزیں فوٹو میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ مگر سب سے تعجب انگیز حقیقت یہ ہے کہ منفی فوٹو نے مسیح کی بند آنکھوں کو دو کھلی آنکھوں میں ظاہر کیا ہے۔

تصویر یہ بھی بتاتی ہے کہ کیل ہتھیلی میں نہیں بلکہ کلائی کے مضبوط جوڑوں میں لگائے گئے تھے۔ اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بھالے نے مسیح کے دل کو ہرگز نہیں چھوا۔ بائیبل کہتی ہے کہ مسیح نے جان دیدی۔ مگر سائنسدان مصر ہیں کہ دل نے عمل کرنا بند نہیں کیا تھا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک گھنٹہ تک مسیح کے بے جان لٹکے رہنے سے خون کو خشک ہو کر ختم ہو جانا چاہیئے تھا۔ اور اس صورت میں خون ہرگز کپڑے میں نہ آتا۔ مگر کپڑے کا خون کو جذب کرنا بتاتا ہے۔ کہ مسیح صلیب پر سے اُتارے جانے کے وقت زندہ تھے۔"

ایڈیٹر کا مضمون ختم ہوا۔ مصنف کتاب نے اس چادر سے حاصل کردہ جو تصاویر شائع کی ہیں اُن سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کو صلیب سے اُتار کر جب بحفاظت اس چادر میں لپیٹ کر رکھا گیا تو لیٹے ہونے کی حالت میں جو خون کے نشانات بھالے کے زخم کی وجہ سے پیدا ہوئے اُن میں خون کا بہاؤ مسیح کے طول کی بجائے عرض میں بہنے کو واضح کرتا ہے۔ جو اس بات کی قطعی شہادت ہے کہ صلیب سے اُتارا جانے کے بعد جب چادر میں لپیٹ کر لٹائے گئے تو حضرت مسیح زندہ تھے۔ کیونکہ جب اُنہیں لٹایا گیا اور کفن میں لپیٹا گیا تبھی یہ خون چادر پر عرض میں بہہ سکتا تھا۔ اگر یہ خون صلیب پر زخموں سے بہا ہوتا تو عرض کی بجائے اسے طول میں بہنا چاہیئے تھا۔ پس یہ حیرت انگیز سائنٹفک انکشاف بھی قرآن مجید کے بیان "مَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ" کا ایک روشن ثبوت ہے۔ اور اس بات کا بھی روشن ثبوت کہ حضرت مسیح علیہ السلام ایک باخدا اور برگزیدہ انسان تھے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اپنے اُس وعدہ کے مطابق جو قرآن مجید کے بیان کے مطابق اس نے حضرت مسیح سے "یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا" کے الفاظ میں اُس وقت بیان کیا تھا حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیبی موت سے بڑی حکمت سے بچا لیا۔

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اے عیسیٰ میں تمہیں طبعی وفات دوں گا اور اپنے حضور تیرے درجات کو بلند کروں گا اور تجھے لوگوں کے الزاموں سے پاک کروں گا یعنی دشمن تمہیں صلیب پر نہیں مار سکتے کیونکہ تیرے لئے طبعی موت مقدر ہے نہ کہ غیر طبعی۔

چونکہ حضرت مسیح اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول تھے اور ان کے طبعی وفات پانے یعنی صلیبی موت سے بچائے جانے کا قرآنی بیان کے مطابق خدا نے وعدہ کیا تھا۔ اس لئے خدا نے بڑے پُر حکمت طریق سے اس وعدہ کو پورا کیا۔ اور مسیح کو صلیبی موت سے بچا لیا۔ اور طبعی عمر عطا فرمائی۔ حدیث میں آیا ہے:۔

اِنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ عَاشَ مِائَۃً وَّعِشْرِیْنَ سَنَۃً۔

کہ عیسیٰ علیہ السلام ۱۲۰ سال زندہ رہے۔"

اور امام ابن قیم زاد المعاد میں فرماتے ہیں:۔

اَمَّا مَا یُقَالُ اِنَّ عِیْسٰی رُفِعَ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثَۃٍ وَّثَلَاثِیْنَ سَنَۃً فَلَا یُعْرَفُ لَہٗ اَثَرٌ یَجِبُ الْمَصِیْرُ اِلَیْہِ۔

کہ یہ بات جو کہی جاتی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ۳۳ سال زندہ رہے اس کے ثبوت میں کوئی حدیث موجود نہیں جس کی طرف رجوع کر سکیں۔"

پس یہ واقعہ حضرت مسیح علیہ السلام کی مظلومیت کے علاوہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زبردست قربانی کا ایک قطعی ثبوت ہے۔ اور ضروری تھا کہ اس واقعہ کے بعد ان کی شان و مقام قرب پہلے سے بہت بلند کیا جاتا۔ (باقی)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے بعض ضروری کوائف

اجتماعی ذکرِ الٰہی کی ایک جھلک ـــــــ خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک عجیب کرشمہ

انتظامات کے سلسلہ میں کارکردگی کا اعلیٰ نمونہ

الحمدللہ صرف تعداد کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ جلسہ سالانہ کے بنیادی مقاصد کے اعتبار سے بھی ۱۹۵۸ء کا جلسہ غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔ نہ صرف یہ کہ ۲۸ دسمبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر کے وقت مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہوں میں مجموعی طور پر ایک لاکھ کے لگ بھگ انسان موجود تھے بلکہ ان خوش بخت انسانوں کی غالب اکثریت مسیح پاک علیہ السلام کے ایسے خدام پر مشتمل تھی جنہوں نے اپنے دن اور رات اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر پُرسوز دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزارے۔ باجماعت نمازوں اور تہجد میں اجتماعی طور پر دعائیں کرنے کے علاوہ انہوں نے علمائے سلسلہ، دیگر بزرگانِ کرام اور سب سے بڑھ کر خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پُر معارف، بصیرت افروز اور روح پرور تقاریر سُنیں۔ پھر وہ حضور ایدہ اللہ کی ملاقات سے بھی شرف یاب ہوئے۔ اس طرح ان کے ایمانوں کو ایک نئی جلا اور ان کی روحوں کو ایک نئی زندگی نصیب ہوئی اور وہ دنیا بھر میں خدمتِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے سلسلہ میں ایک نیا جوش اور نئی امنگ لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

یقین و معرفت میں ترقی کا انمول ذریعہ

بلاشبہ خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلاب انگیز کارناموں، علوم قرآن کی بے پناہ وسعتوں اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی لازوال صداقتوں کے یہ اذکار مقدس مُردہ روحوں کے حق میں آبِ حیات کا حکم رکھتے تھے۔ ان کی حیات بخش تاثیرات سامعین کے لئے ایمان اور یقین اور معرفت میں ترقی کا ایک ایسا ذریعہ تھا۔ جو انہیں گھر بیٹھے میسر نہ آسکتا تھا۔ جلسہ پر آئے ہوئے ہزاروں ہزار احباب نے روحانی برکتوں اور سعادتوں کے ایسے انمول موتی چنے اور ان سے اپنے دامن بھرے جو یہاں آئے بغیر انہیں کسی قیمت پر بھی دستیاب نہ ہوسکتے تھے۔ امسال جلسے کے ہر اجلاس اور اجلاس کی ہر تقریر کے دوران جلسہ گاہ بفضلہٖ تعالیٰ غیر معمولی طور پر بھر پور رہی۔ دونوں جلسہ گاہوں کی حاضری میں ہمہ وقت غیر معمولی اضافہ جلسے کی غرض و غایت کی بااحسن تکمیل پر دال ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اجتماعی ذکرِ الٰہی کی ایک جھلک

اِن ایام میں ربوہ کی فضا کس طرح ذکرِ الٰہی سے معمور رہی اس کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ پنجگانہ نمازوں کے اوقات میں ہی نہیں بلکہ آخر شب، نمازِ تہجد کی بالالتزام ادائیگی کے وقت بھی مسجد مبارک، آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہونے والے خادمانِ اسلام سے پوری طرح بھرپور رہتی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کا یہ سلسلہ نمازِ فجر کے اختتام تک جاری رہتا اور پھر یقین و معرفت کی دلدادہ یہ مضطرب روحیں درسِ قرآن مجید سُننے میں معروف ہوجاتیں جو نظارتِ اصلاح و ارشاد کے زیرِ اہتمام مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لندن و مبلغ بلادِ عربیہ دیتے رہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگ گھروں یا اقامت گاہوں کی طرف واپس لوٹنے کی بجائے بہشتی مقبرہ کا رُخ کرتے اور وہاں حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا، حضرت سیدہ امّ ناصر رضی اللہ عنہا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دیگر مرحومین کے مزاروں اور قبروں پر حاضر ہو کر دعائیں کرتے اور اس طرح وہاں دعائیں کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا۔ اس کے بعد ناشتے اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر احباب ۹ بجے صبح سے ہی جلسہ گاہ میں پہنچنے شروع ہوجاتے۔ تاکہ ان روحانی خزائن مدفونہ سے اپنی جھولیاں بھریں جنہیں مسیح پاک علیہ السلام نے مبعوث ہو کر ایک دفعہ پھر سب کے لئے عام کر دیا ہے۔ اس طرح جلسہ پر آنے والے ہزارہا احباب نے ذکرِ الٰہی میں ہمہ وقت مصروف رہ کر شب و روز بسر کئے اور ربوہ کی فضا غیر معمولی طور پر ذکرِ الٰہی سے معمور رہی۔

قدرتِ خداوندی کا ایک عجیب کرشمہ

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ایک عجیب کرشمہ دکھایا۔ جو ایک خاص نشان کا حامل تھا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جلسہ سالانہ سے قبل ربوہ اور اس کے گرد و نواح میں کئی روز تک غیر معمولی بارشوں کا سلسلہ جاری رہا۔ جس کی وجہ سے سردی کی شدت میں یکدم اضافہ ہوگیا منتظمین کو قدرتی طور پر یہ فکر لاحق ہوا۔ کہ اگر بارش کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو کہیں انتظامات درہم برہم نہ ہوجائیں اور مہمانوں کو غیر متوقع طور پر تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ اگرچہ منتظمین نے اپنی طرف سے متبادل انتظامات کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور اس بات کی پوری کوشش کی کہ بارش کی وجہ سے انتظامات میں کوئی رخنہ پڑنے نہ پائے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور جلسہ سے دو روز قبل بارش رُک گئی۔ اور خوب دھوپ نکل آئی۔ پھر بارش کا یہ سلسلہ جلسہ کے ایام میں بھی رُکا رہا اور جلسہ اس کے فضل سے نہایت اطمینان اور آرام سے اختتام پذیر ہوا۔

اِس ضمن میں جو بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے وہ یہ ہے کہ جلسے کے دوران ربوہ اور اس کے گرد و نواح میں اس حال میں بارش رُکی رہی کہ اُن دنوں دُور دُور چاروں طرف بارش برس رہی تھی اور سابق پنجاب کے اکثر علاقوں سے برابر بارش برسنے کی اطلاعات موصول ہو رہی تھیں۔ چنانچہ اخبارات میں شائع شدہ اطلاعات کے مطابق لاہور میں ۲۶ دسمبر کی سہ پہر سے بارش شروع ہوئی اور تمام رات اور اگلے روز سارا دن برستی رہی۔ جس کا سلسلہ ۲۷ دسمبر کی رات کو بھی دیر تک جاری رہا۔ کسی کسی وقت تو یہ تیز بارش کی صورت اختیار کر جاتی تھی۔ حتّٰی کہ مسلسل بارش اور سردی کی وجہ سے شہر کی سڑکوں اور بازاروں میں آمد و رفت بہت کم رہی اور بعض بازاروں اور مارکیٹوں میں دکانیں کُھل ہی نہ سکیں۔ پھر بارش کے باعث شہر کے بعض حصوں میں بجلی کے نظام میں بھی بار بار خلل پڑتا رہا۔ اسی طرح سیالکوٹ، منٹگمری، ملتان، گوجرانوالہ، شیخوپورہ اور لائلپور کے علاقوں میں بھی بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ کہیں ڈیڑھ انچ بارش ہوئی۔ کہیں پون انچ اور کہیں نصف انچ۔ (بحوالہ نوائے وقت ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء) لیکن اللہ تعالیٰ نے خاص ان ایام میں جبکہ سابق پنجاب کے اکثر علاقوں میں بارش ہو رہی تھی ربوہ اور اس کے گرد و نواح میں بارش کو برسنے سے روکے رکھا اور مطلع وقتی طور پر قدرے ابر آلود ہونے کے سوا معمولی چھینٹا بھی نہ پڑا۔ اور اس طرح جلسہ خدا کے فضل سے انتظامات میں ذرہ بھر بھی خلل واقع ہوئے بغیر جاری رہا۔ اس بناء پر اُن ہزاروں ہزار افراد کو جو خیموں، چھولداریوں، عارضی بیرکوں اور کچّے مکانوں میں ٹھہرے ہوئے تھے اور کھلے میدان میں جلسہ سُن رہے تھے کسی تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کا یہ ایک عجیب کرشمہ تھا جو اس نے مسیح پاک علیہ السلام کے اُن ہزاروں ہزار خدام کے آرام کی خاطر دکھایا جو اس کے نام کی عظمت اور بڑائی کے لئے ربوہ کی سرزمین میں دور دراز سے آجمع ہوئے تھے۔

اگر خدائی مقدرات کے تحت اِن ایام میں ربوہ میں بھی بارش ہوتی تو مسیح پاک علیہ السلام کے خدام اُسے بھی خدا تعالیٰ کی رحمت تصور کرتے ہوئے اس کی وجہ سے پیش آنے والی ظاہری مشکلات کو بطیب خاطر گوارا کرتے اور ان سے بھی ایک گونہ حظ اٹھاتے ہوئے بہرحال جلسے کی برکات سے متمتع ہوتے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی اس رنگ میں قدرت نمائی بھی ان کے لئے کچھ کم ازدیادِ ایمان کا موجب ثابت نہیں ہوئی۔ چنانچہ وہ خدائی مشیت کے اس غیر معمولی اظہار پر سجداتِ شکر بجالائے۔ پھر اس نشان کی عظمت اور بھی زیادہ نمایاں ہوجاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ جلسے کے بعد سے یہاں مطلع پھر ابر آلود رہنے لگا ہے اور بالخصوص اب دو روز (۳ و ۴ جنوری ۱۹۵۹ء) سے بارش کا سلسلہ پھر شروع ہے۔ یہ امر ہمارے لئے یقیناً ازدیادِ ایمان کا موجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت نے یہی چاہا کہ منتظمین کو اس بارہ میں کوئی تردد نہ ہو اور مسیح پاک علیہ السلام کے خدام کو کسی ظاہری دقت کا سامنا بھی نہ کرنا پڑے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

وسّع مکانک کا خدائی ارشاد

ہر چند کہ ہر سال وسّع مکانک کے خدائی ارشاد کے ماتحت مہمانوں کے قیام کیلئے پہلے سے زیادہ گنجائش نکالی جاتی ہے۔ اور ہر سال ربوہ میں احباب بھی پرائیویٹ طور پر نئے مکانات تعمیر کراتے ہیں پھر بھی بفضلہ تعالیٰ خدائی وعدوں کے تحت مہمانوں کی بکثرت آمد کی وجہ سے قیام گاہوں کی قلت کا احساس دامنگیر رہتا ہے۔ چنانچہ امسال اگرچہ لجنہ اماء اللہ کے احاطہ میں بعض نئی پختہ بیرکیں تعمیر کرائی گئی تھیں اور شامیانوں کے دو بڑے بڑے ہال نما بند کمرے بھی بنائے گئے تھے پھر بھی مہمان خواتین کی رہائش کے لئے

ہو انتظام ناکافی ثابت ہوا۔ اسی طرح بیشمار احباب کو جگہ کی قلت کے پیش نظر احمد نگر چنیوٹ لائلپور اور سرگودھا میں اپنے عزیزوں اور دوستوں کے ہاں قیام کرنا پڑا اور وہ جلسہ کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے روزانہ موٹروں لبسوں اور ریل گاڑیوں اور ڈیزل کاروں کے ذریعہ ان مقامات سے ربوہ آتے اور واپس جاتے رہے۔

کارکردگی کا اعلےٰ نمونہ

جملہ منتظمین نے امسال افسر جلسہ سالانہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) کی زیر سرکردگی حسن کارکردگی کا نہایت اعلےٰ نمونہ دکھایا۔ اجناس کی بروقت فراہمی۔ کھانے کی تیاری اور وسیع پیمانے پر اس کی خاطر خواہ تقسیم کا انتظام ہر لحاظ سے معیاری تھا۔ جلسے کے ایام میں تمام مہمانوں کو خواہ وہ جماعتی فرودگاہوں میں ٹھہرے ہوئے تھے یا پرائیویٹ مکانوں میں کھانا کم سے کم وقت میں بسہولت پہنچتا رہا اور بالعموم اس بارہ میں کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ بیرونی جماعتوں کے احباب نے بھی حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے بڑے ذوق و شوق سے اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کیا جس کی وجہ سے اس مرتبہ منتظمین کو اپنے فرائض سرانجام دینے میں خاص سہولت رہی۔ پھر امسال انتظام میں اس لئے بھی سہولت رہی کہ دارالصدر دارالعلوم اور دارالرحمت کے تینوں لنگرخانوں اور افسر جلسہ سالانہ کے مرکزی دفتر کے درمیان باقاعدہ ٹیلیفون کے ذریعہ رابطہ قائم تھا۔ پہلے کام کی رفتار کا جائزہ لینے اور ہدایتیں وغیرہ دینے کے سلسلہ میں منتظمین کو پیغام رساں والنٹیرز کی خدمات سے فائدہ اٹھانا پڑتا تھا۔ اس میں نہ صرف یہ کہ کافی وقت ضائع ہوتا تھا بلکہ جملہ انتظامات کو کارکردگی کے اعلےٰ معیار پر لانے میں بھی دقت پیش آتی تھی۔ اس مرتبہ ٹیلیفون کے ذریعہ رابطہ قائم ہونے سے فوری طور پر کام کی رفتار کا جائزہ لینے اور حسب ضرورت ہدایتیں دینے میں بہت آسانی رہی اور ہر کام خوش اسلوبی سے وقت پر انجام پاتا رہا۔

گذرگاہوں کا انتظام

امسال انتظامات جلسہ سالانہ کے شعبۂ خدمتِ خلق نے بھی گذرگاہوں کو درست کرنے اور پھر ان پر لوگوں کی آمد و رفت کو کنٹرول کرنے کے سلسلہ میں نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ جلسہ سے قبل غیر معمولی بارشوں کی وجہ سے اکثر سڑکیں کیچڑ اور گارے کی وجہ سے اس قابل نہ رہی تھیں کہ ہزاروں ہزار افراد ان پر بسہولت گذر سکیں۔ اس شعبہ نے نہایت ہمت اور استقلال سے کام لیتے ہوئے کم سے کم وقت میں سڑکوں کو درست کرایا اور جلسے سے قبل انہیں دیکھتے ہی دیکھتے نہایت اچھی حالت میں کر دیا۔ اور پھر جلسہ کے ایام میں ٹریفک کو اس خوش اسلوبی سے کنٹرول کیا کہ آمد و رفت کا سلسلہ نہایت درجہ نظم و ضبط اور وقار کے ساتھ جاری رہا۔ مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ گذرگاہیں اور ان کی حدود مقرر تھیں جس کی وجہ سے بہت تھوڑی تعداد میں والنٹیرز متعین کرنا پڑے اور سڑکوں پر از خود نظم و ضبط کی کیفیت برقرار رہی اور گذرگاہوں پر ہجوم ہونے بغیر لوگوں کو بسہولت گزارنے میں کوئی دقت پیش نہ آئی۔ (باقی)

اعانت الفضل

مکرم احسان اللہ صاحب سیال نے اپنے بچے حفیظ اللہ نعیم کے صحت یاب ہونے کی خوشی میں مبلغ دس روپے بطور اعانت الفضل بھجوائے ہیں اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کے اس بچہ کے لئے نیز ان کے چھوٹے بھائی اشرف سیال کے لئے جو امسال بی اے کا امتحان دے رہے ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مکرم احسان اللہ صاحب کی طرف سے دو احباب کے نام سال بھر کے لئے اخبار جاری کیا جا رہا ہے۔

(مینیجر الفضل)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۹؍۱۲ کو رفیق احمد صاحب ابن چوہدری عمرالدین صاحب ساکن بھٹو کے ضلع سیالکوٹ کا نکاح عزیزہ بشریٰ بیگم بنت چوہدری اللہ دین صاحب آف خوشاب حال سرگودھا سے سات صد روپے حق مہر پر مکرم مولوی قمرالدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد ربوہ نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ رشتہ داران و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت کرے۔

چوہدری اقبال احمد۔

دفتر حفاظت مرکز ربوہ

افسوسناک حادثہ

۲۷ دسمبر ۱۹۵۸ء کو تقریباً چار بجے شام میرا بھانجا محمد احمد اطہر (پسر مولوی محمد ذکاء اللہ خانصاحب بی اے ٹیچر ایم بی ہائی سکول پتوکی ضلع لاہور) اچانک اپنے مکان کی چھت گرنے سے دب کر چند سیکنڈوں میں دیکھتے دیکھتے فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ملحقہ مکان کی دیوار ان کے برآمدے پر گری تو اس کے والد صاحب نے جو نچلے صحن میں تھے آواز دی کہ محمد احمد دیکھو کیا ہو رہا ہے تم نیچے آجاؤ۔ وہ سیڑھیوں سے اتر کر نیچے قدم رکھنے ہی لگا تھا کہ دھڑام سے چھت آ گری۔

شور و غل سن کر لوگ آ گئے مگر بوجہ شدید غبار کے اصل جگہ معلوم نہ ہو سکی کہ کہاں دبا پڑا ہے۔ وہ جس جگہ دبا ہوا تھا وہیں پر ملبہ اٹھا اٹھا کر ڈالتے رہے۔ بلکہ بعض لوگ تو اس کے عین اوپر کھڑے رہے۔

مرحوم کی والدہ اور بڑا بھائی نسیم احمد ہیڈ کلرک میونسپل کمیٹی پتوکی ربوہ میں تھے۔ رات کے وقت مجھے تار ملا۔ ۲۸ کی صبح کو ہم یہاں سے چلے۔ دوپہر کو وہاں پہنچ گئے۔ گو اس کی والدہ کو پہلے ہم نے اس کی اطلاع نہ دی تھی۔ مگر پھر بھی ماں باپ نے اسلامی صبر کا نمونہ دکھایا۔

محمد احمد بڑا قوی ہیکل۔ دراز قد۔ خوش شکل۔ ذہین و فطین نوجوان تھا۔ خدمت خلق کا جذبہ اسے خاص طور پر قدرت نے ودیعت کیا تھا۔ شہر میں اس کا بڑا اثر و رسوخ تھا۔ جن حالات میں وفات ہوئی ہے وہ صدمے کو بہت بڑھا دیتے ہیں۔ جماعت کے اہل دل اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز اس کے ماں باپ کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درد دل سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

عبدالرحمٰن شاکر کلرک اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

جامعہ احمدیہ کی ضرورت

تعلیم کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ طلباء کی بہتر تربیت کے لئے عمدہ ماحول بے حد ضروری ہے یہ ماحول معنوی بھی ہوتا ہے اور ظاہری بھی۔

جامعہ احمدیہ کے واقفین سلسلہ کے نمائندہ ہیں۔ ان سفراء کی تربیت ایک خاص ماحول کی مقتضی ہے اور یہ ماحول ہم سب نے مل کر پیدا کرنا ہے۔ یوں تو سلسلہ کے تمام ادارے امداد باہمی کی بنیاد پر ہی چل رہے ہیں لیکن یہ ادارہ تو خالص قوم کی توانائی کا مظہر ہے لیکن مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں کہ ابھی تک جس قسم کا ماحول اس ادارہ کو درکار ہے ہمیں حاصل نہیں۔ طلباء کے لئے صحیح عمارت میسر نہیں۔ کچی عمارت کا ایک حصہ تو برسات میں بالکل گر چکا ہے اور عزیز طلباء کو رہائش کی سخت دقت ہے۔ ایسے حالات میں میں احباب کے سامنے یہ اپیل لے کر آیا ہوں کہ سلسلہ کی اس عمارت کی تکمیل کے لئے ابھی آپ کی مساعی کی بیحد ضرورت ہے۔

اس سے پہلے جامعہ احمدیہ کی عمارت کے لئے بعض مخیر احباب نے پورے پورے کمرے کا خرچ دیا ہے اور بعض نے اپنی استطاعت کے موافق گرانقدر عطیات ارسال فرمائے ہیں۔ لیکن ابھی آپ کا یہ عزیز ادارہ اپنی تکمیل کے لئے آپ کی کوششوں کا مرہون منت ہے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے دادا جان بزرگوار میاں حاجی تاج محمود صاحب بعارضہ بخار زیادہ بیمار ہیں احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ عبدالقیوم ایجنٹ الفضل جھنگ

(۲) مکرم چوہدری علم الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

مشتاق احمد دیڑھوی

(۳) عزیزم برادرم مرزا لیاقت علی صاحب ولد مکرم مرزا صالح علی صاحب بعارضہ ٹائیفائیڈ چند یوم سے بیمار ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(راجہ محمد اکبر۔ ربوہ)

نوافل قرب الٰہی کا ذریعہ ہیں

صحیح بخاری حدیث کی مشہور مستند کتاب ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسے اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کے بعد باقی کتب میں سے زیادہ صحیح کتاب قرار دیا ہے۔ اس پایہ کی کتاب میں حدیث قدسی وارد ہے جس میں لکھا ہے کہ یتقرب الیّ بالنوافل یعنی بندے کو میرا قرب نوافل کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ نوافل سے مراد وہ امور ہوتے ہیں جن کے کرنے سے ثواب ہوتا ہے مگر ان کے نہ کرنے پہ گناہ نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن اس کے باوجود نوافل کا اتنا عظیم الشان درجہ ہے کہ خود خدائے برتر و توانا نے اپنے محبوب نبی پاک کی زبان سے یہ کہلوایا کہ میرے بندے میرے قرب کو چاہتے ہیں تو صرف فرائض پر ہی تکیہ کرکے نہ بیٹھ جائیں۔ بے شک انسان فرائض ادا کرتا ہے۔ لیکن بے شمار کوتاہیاں غلطیاں اور کمیاں ان فرائض کی ادائیگی میں رہ جاتی ہیں۔ قرب اور اعلیٰ درجات کا ذات احدیت کے حضور سے ملنا تو ایک طرف رہا انسان کو یہ خطرہ لاحق رہتا ہے کہ کہیں ان کوتاہیوں کے باعث ذات احدیت سے دور نہ پھینک دیا جائے۔ ان کوتاہیوں اور خطاؤں کے ازالہ کے لئے جو فرائض کی ادائیگی میں سرزد ہو جاتی ہیں۔ نوافل کا ادا کرنا از بس ضروری ہو جاتا ہے اور باوجود اس کے کہ یہ امور اختیاری رکھے گئے ہیں۔ لیکن قرب الٰہی کا حصول ان کے ذریعہ سے ہی وابستہ ہے۔ اس لئے حدیث قدسی میں فرمایا گیا ہے کہ یتقرب الیّ بالنوافل کہ میرا بندہ میری درگاہ میں قرب کا مقام حاصل کرنے کے لئے اختیاری امور کو التزام و استقلال کے ساتھ بجا لائے۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ ننگوں کو کپڑا پہنانا۔ محتاجوں کی ضرورت کو پورا کرنا۔ مسکینوں کی تنگدستی کو دور کرنا اور جو قسم قسم کی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ ان کی مشکلات کو دور کرنے کی سعی و کوشش کرنا ایسے نوافل ہیں جو خدا تعالیٰ کو بے حد محبوب ہیں۔ بے شک یہ نوافل ہیں فرائض نہیں لیکن اس میں کیا شبہ ہے کہ ایسے ہی کاموں کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ ان کے اختیار کرنے سے میرا قرب اور میری نزدیکی حاصل ہوگی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی برتری۔ حضرت نبی پاک کی شان کی بلندی اور شریعت حقہ کی حفاظت کے لئے تحریک جدید کا آغاز فرمایا ہے اور جماعت کو تحریک کی ہے کہ اس پاک و مبارک مقصد کے لئے مالی قربانی کرکے فدائیت کا ثبوت دے۔ آپ نے صاف صاف فرمایا ہے کہ یہ تحریک اگرچہ اختیاری ہے اور از قسم نوافل ہے۔ لیکن قرب الٰہی کا حصول اور ذات احدیت کے دربار عالی میں رسائی کے لئے ان اختیاری امور اور نوافل کا ادا کرنا ضروری ہے۔ یقیناً وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اختیاری امور کا انجام دینا یا نوافل کا ادا کرنا غیر ضروری ہے۔ وہ سخت غلطی خوردہ ہیں۔ حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی حدیث قدسی کے منشاء کو نمایاں کیا ہے جو بخاری میں وارد ہے کہ بندہ اگر قرب الٰہی حاصل کرنا چاہتا ہے تو نوافل ادا کرے یہی حق ہے کہ مقبول الٰہی بننے کے لئے جہاں فرائض کا اہتمام سے ادا کرنا ضروری ہے وہاں ان امور کا انجام دینا جو نوافل کہلاتے ہیں۔ فرائض کی قبولیت اور ان کو پُراثر بنانے کے لئے کم لازمی نہیں۔ شریعت کے مغز سے جو واقف ہے وہ خوب جانتا ہے کہ نوافل کا کس درجہ اعلیٰ مقام ہے۔

احباب کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور اختیاری امور اور نوافل کے ادا کرنے میں تساہل سے کام نہیں لینا چاہیئے اور ان تمام تحریکات کو جو اختیاری رکھی گئی ہیں۔ لیکن نتائج کے لحاظ سے اسلام کی برتری۔ قرآن کی عظمت اور حضرت بانی اسلام کی شوکت کا اظہار ان سے ہوتا ہے ان میں حصہ لینے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ بلکہ دوستوں عزیزوں رشتہ داروں اور تمام تعلق رکھنے والوں کو اس میں شامل کرنا چاہیئے۔ تحریک جدید انہی نیک مقاصد کے پیش نظر جاری کی گئی ہے۔ اور اس کے مالی حصہ میں دل کھول کر اور حقیقی جوش اور سچی خوشی سے حصہ لینا اگرچہ اختیاری ہے۔ لیکن خدا کے قرب کے حصول کے لئے ایک کارگر نسخہ ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

الدّال علی الخیر کفاعلہ

اس وقت جماعت کے صاحب نصاب احباب میں سے بہت تھوڑے ایسے ہیں جو فکر اور توجہ سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت کے تاجر پیشہ اور زمیندار احباب میں سے ایک خاصی تعداد ایسی ہے جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مگر یا تو مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے اور یا عدم توجہ کی وجہ سے وہ زکوٰۃ ادا نہیں کر رہے۔ حالانکہ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے قرآن پاک میں بار بار "اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ" کا حکم دیا ہے۔ اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا سختی سے حکم فرمایا ہے۔

پس عہدیداران مال اور دیگر مخلصین جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو۔ انہیں ادائیگی زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائیں۔ کیونکہ "الدّال علی الخیر کفاعلہ" فرمایا۔ کسی کو نیکی کی طرف بلانے والا ایسا ہی ہے گویا وہ خود ہی اس نیک کام کا کرنے والا ہے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کیلئے استانیوں کی ضرورت

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں بچوں کو تعلیم دینے کے لئے دو تین استانیوں کی ضرورت ہے جن کو چھوٹے بچوں کو پڑھانے کا تجربہ ہو۔ تعلیمیت الیف اے۔ سی۔ ٹی۔ جے۔ ایس میٹرک جے۔ اے۔ وی ہو۔ صرف میٹرک پاس درخواستوں پر بھی غور کیا جائے گا۔ درخواستیں جلد از جلد ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے نام مع جملہ کوائف بھجوائی جائیں۔ سکول سات جنوری سے کھل رہا ہے۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) چوہدری عبد الغنی صاحب چک نمبر ۱۰۹ دوبارہ بعارضہ پتھری بیمار ہیں۔ میو ہسپتال لاہور میں اپریشن کرا رہے ہیں۔ اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (غلام جیلانی خان۔ لائلپور)

(۲) محترم بلوچ احمد خانصاحب قائد خدام الاحمدیہ سانگھڑ کی اہلیہ نواب شاہ میں بیمار ہیں احباب کرام ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد سلیم ناصر
زعیم مجلس خدام الاحمدیہ سانگھڑ

(۳) عاجز کا لڑکا عزیز عبد الواحد چار ہفتہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ خصوصاً درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز موصوف کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد القدیر مربی سلسلہ لاہور

(۴) میری والدہ محترمہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت درویشان قادیان سے والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا بشارت احمد ولد سردار محمد مال روڈ۔ راولپنڈی)

(۵) میرے ماموں جان جناب محمد ارحسین صاحب بٹالوی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور دوبارہ میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد شفا عطا کرے۔ آمین۔ صفدر جنگ۔ لاہور

(۱) میرے لڑکے عزیزم سیٹھی ولی الرحمٰن کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے (۲) میری والدہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں بعارضہ فالج بیمار ہو گئی ہیں اور (۳) میری بیٹی عزیزی امۃ الحی دو ماہ سے بیمار ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور بیماروں کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

سیٹھی خلیل الرحمٰن سٹیشن محلہ نمبر ۲ مکان نمبر ۱۲۰ جی
شہر جہلم

نئے بجٹ میں مزید پیداوار اور برآمد کا اہتمام کیا جائیگا

"غذائی صورت حال قابو میں ہے" وزیر خزانہ کا اعلان

راولپنڈی ۵ جنوری۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل شام کراچی سے راولپنڈی پہنچ کر بتایا کہ ملک کے نئے بجٹ میں مزید پیداوار اور برآمدات کا اہتمام کیا جائے گا۔ اور یہ کسی حد تک ترقیاتی بجٹ ہوگا۔

پٹ سن کی برآمدی پوزیشن کے متعلق وزیر خزانہ نے بتایا کہ صورت حال قابو میں ہے۔

مسٹر شعیب نے کہا کہ خفیہ دولت کی اطلاع دینے اور انکم ٹیکس کے گوشوارے داخل کرنے کی جو نئی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس میں اب مزید کوئی توسیع نہیں ہوگی۔ مسٹر شعیب نے اشارۃً بتایا کہ چھپی ہوئی دولت سے وصول ہونے والی انکم ٹیکس کی رقم پچیس کروڑ روپے کے لگ بھگ ہوگی۔ جس سے ملک کی مالی حالت یقیناً بہتر ہو جائے گی

فولاد کا کارخانہ

ملک میں فولاد کا کارخانہ قائم کرنے کے متعلق ایک سوال پر وزیر خزانہ نے کہا۔ اس سلسلہ میں حکومت کو مشورہ دینے کے لئے عنقریب امریکہ سے ایک ماہر اس مہینے پاکستان پہنچ جائے گا۔ اس ماہر کو بھیجنے کا انتظام عالمی بینک نے کیا ہے۔ مسٹر شعیب نے یہ رائے ظاہر کی کہ فولاد کا کارخانہ قائم کرنا بڑا مفید ثابت ہوگا۔

وزیر خزانہ سے پوچھا گیا کہ فرانسیسی حکومت نے اپنے سکہ "فرانک" کی قیمت کم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کا پاکستان پر کیا اثر پڑے گا۔ مسٹر شعیب نے جواب دیا کہ یہ فیصلہ پاکستان پر زیادہ اثر انداز نہیں ہوگا۔

ملک کی غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے اور قابو میں ہے۔

انکم ٹیکس کے افسروں کا شکریہ

کراچی ۵ جنوری۔ وزیر خزانہ مسٹر ایم شعیب نے محکمہ انکم ٹیکس کے افسروں کے نام ایک پیغام میں ان کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے گذشتہ پندرھواڑے میں دولت کے گوشواروں کی وصولی اور تصحیح کے سلسلہ میں بڑی جانفشانی سے کام کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ وزیر خزانہ انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کے نان گزیٹڈ اور درجہ چہارم کے ملازمین کو پچاس ہزار روپے کی رقم بطور بونس دینے کا اعلان پہلے ہی کر چکے ہیں۔

خروشیف کو میکملن کی مبارکباد

لنڈن ۵ جنوری۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نے وزیر اعظم روس خروشیف کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں چاند اور سورج کی طرف راکٹ بھیجنے میں روسی سائنسدانوں کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس طرح بنی نوع انسان کے سائنسی علم میں گرانقدر اضافہ ہوا ہے۔

لبنانی وزیر اعظم قاہرہ پہنچ گیا

قاہرہ ۵ جنوری وزیر اعظم لبنان مسٹر رشید کرامی کل قاہرہ پہنچ گئے جہاں وہ صدر جمال عبد الناصر سے بات چیت کریں گے۔ اس سے پہلے آج صبح پورٹ سعید پہنچ کر مسٹر رشید کرامی نے کہا تھا "یہ شہیدوں کا شہر ہے اور جارحیت کے خلاف عرب جدوجہد کا نشان ہے"۔ مسٹر رشید کرامی نے کہا "اس نئے دور میں لبنان پوری طرح متحد ہے اس نے عہد کر رکھا ہے کہ وہ نہ صرف اپنی آزادی برقرار رکھے گا بلکہ دوسری عرب قوموں بالخصوص متحدہ عرب جمہوریہ سے دوستی کے رشتے بھی برقرار رکھے گا"۔ رشید کرامی نے کہا کہ عرب اقوام کسی کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتیں

گھٹیا قسم کی پٹ سن کاشت کرنے کی ممانعت

ڈھاکہ ۵ جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان نے صوبہ کے دس اضلاع میں گھٹیا قسم کی پٹ سن کاشت کرنے کی ممانعت کر دی ہے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس اقدام کی بڑی وجہ یہ ہے کہ عالمی منڈیوں میں کہا گیا ہے کہ اس اقدام کی بڑی وجہ یہ ہے کہ عالمی منڈیوں میں ایسی گھٹیا پٹ سن کی مانگ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں پٹ سن کی سمگلنگ روکنا بھی مقصود ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جن علاقوں میں یہ پابندی لگائی گئی ہے وہ زیادہ تر سرحد پر واقع ہیں۔ حکومت ان علاقوں میں متبادل فصلوں کی کاشت کے لئے بیج کیمیاوی کھاد اور دوسری ضروریات ھ

ھ آسان شرائط پر مہیا کرے گی۔ پابندی کا مقصد یہ بھی ہے کہ کاشتکاروں کو گھٹیا قسم کی پٹ سن کاشت کرنے سے جو نقصان اٹھانا پڑتا تھا۔ آئندہ یہ نقصان نہ ہو۔ اور سرحدی علاقوں میں اناج اور دوسری فصلوں کی پیداوار بڑھائی جا سکے۔

سابق پنجاب کے علاقوں میں چار نئی اقسام کی کپاس کی کاشت

یہ اقسام ہر لحاظ سے بہتر اور عمدہ ہیں" کاٹن کنٹرول بورڈ کی رائے"

لائلپور ۵ جنوری۔ یہاں کے زرعی تحقیقاتی ادارے میں کپاس کے ایک ماہر نے کل بتایا کہ مغربی پاکستان میں سابق پنجاب کے علاقہ میں کپاس کی چار نئی اعلیٰ اقسام کو عام کاشت کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ ان اقسام کی خوبی یہ ہے کہ ان کا ریشہ لمبا اور مضبوط ہے۔ پیداوار زیادہ ہے اور پرانی اقسام کے مقابلہ میں ولایتی کھاد کے استعمال سے اور بھی بہتر فصل دیتی ہے۔

مغربی پاکستان کاٹن کنٹرول بورڈ نے ایک حالیہ اجلاس میں ان تمام اقسام کی منظوری دی ہے۔ اور اب صوبائی حکومت بھی ان کے متعلق اعلان کرنے والی ہے۔ ان اقسام کے نام یہ ہیں:۔

لائلپور ۳، ۱ اے سی ۱۳۴، ۲۶۲ ایف اور ۲۳۱ آر ۔۔۔ ان اقسام کی ایک خوبی یہ ہے کہ اوٹنے کے بعد ان میں روئی کافی حاصل ہوتی ہے۔ بیج میں تیل کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور کپاس کی فصل کو خراب کرنے والے کیڑوں کا اثر بھی کم ہوتا ہے۔

کنٹرول بورڈ کے فیصلہ کے مطابق مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخان اضلاع۔ میلسی وہاڑی اور لودھراں کی تحصیلوں نیز شجاع آباد کے بعض علاقوں میں جہاں نہری پانی پورا نہیں ملتا۔ ۱۲۴ ایف (۱۹۹ ایف) کے بجائے اے سی ۱۳۴ کی کاشت رائج کی جائے گی اس علاقہ میں کپاس کی اس قسم کا بیج زیادہ مقدار تیار کرنے کا کام بھی ہو رہا ہے۔

بورڈ نے لاہور اور منٹگمری اضلاع میں عام کاشت کے لئے ۲۸۹ ایف اور ۲۳۸ ایف کی بجائے اے سی ۱۳۴ کو رائج کرنے کی سفارش کی ہے کیونکہ اس کا ریشہ اور پیداوار دونوں اول الذکر کی نسبت بہتر ہیں۔ پچھلے سال اس نئی کپاس کی قیمت بھی منٹگمری منڈی میں دوسری اقسام سے زیادہ وصول ہوتی رہی۔ ولایتی کھاد ڈالنے سے اس کی پیداوار بھی بڑھ جاتی ہے نیز بنولے میں تیل دوسری اقسام سے زائد ہوتا ہے۔

۲۶۲ ایف کو ضلع سرگودھا کی تحصیل خوشاب اور بالائی اور وسطی علاقوں کے لئے نہایت موزوں قرار دیا گیا ہے۔ اگر اسے مارچ میں بویا جائے اور گرم ہواؤں سے بچایا جائے تو اس کی فصل نہایت عمدہ ہوتی ہے۔ یہ کپاس جن کھیتوں میں بوئی جائے ان کے گرد اگرد اوپر اور تنے کی بوائی کرنی چاہیے۔

بورڈ نے لاہور۔ گوجرانوالہ۔ منٹگمری۔ شیخوپورہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ اور سرگودھا اضلاع میں کاشت کے لئے ۲۳۱ آر کی سفارش کی ہے۔ دیسی کپاس کی اس قسم کا ریشہ بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے۔ لیکن فصل کی پیداوار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ لاہور مارکیٹ میں اس کی فروخت ۳۹ روپے سے دو روپے من سے زیادہ پر ہوتی رہی ہے۔ ولایتی کھاد کے استعمال سے اس کی پیداوار اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۸ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں عزیزہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ بنت شیخ عبد القادر صاحب مرحوم سوداگر چرم لاہور کا نکاح میجر ڈاکٹر اکبر علی صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ابن ڈاکٹر اعظم علی صاحب گجرات کے ہمراہ پانچ ہزار حق مہر پر پڑھا احباب کرام اور بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو سب کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

شیخ نذیر احمد فیض محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

(۲) میرے لڑکے عزیزم قریشی سعید احمد اظہر شاہد مربی ضلع شیخوپورہ کا نکاح عزیزہ صادقہ قدسیہ صاحبہ بنت مولوی محمد یعقوب صاحب فاضل انچارج شعبہ زود نویسی کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۸ء کو مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر پڑھا۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(ماسٹر محمد علی اظہر۔ ربوہ)

تصحیح

اخبار الفضل ۶ جنوری میں بہ مد الفضل کی اعانت کرنیوالے اصحاب کی جو فہرست شائع کی گئی ہے اس میں (کالم ۳ پر) مکرم حفیظ احمد صاحب بٹ لانڈری کمپنی کراچی کے نام کے سامنے ۱۲ روپے سہواً چھپ گئے ہیں یہ درست نہیں۔ مکرم بٹ صاحب نے مبلغ ۱۰ روپے کی رقم بطور عطیہ دی تھی احباب تصحیح فرمالیں۔ (مینجر الفضل)

مہاجرین کیلئے معاوضہ کی نئی سکیم کا اعلان

(بقیہ صفحہ اوّل)

دیں جن پر مقابضوں کا قبضہ ہے بشرطیکہ دعویٰ کی مالیت۔ مطلوبہ مکان کی قیمت کا پچاس فی صد ہو۔ اگر ایک ہی مکان کے لئے ایک سے زائد افراد طلب گار ہوں تو اس صورت میں فیصلہ قرعہ اندازی کے ذریعہ ہوگا۔

جو مکان مذکورہ بالا پیرا ۱ و ۲ کی ذیل میں نہیں آئیں گے ان کی فروخت نیلام کے ذریعہ ہوگی جس میں دعویدار یا غیر دعویدار مہاجر ہی حصہ لے سکیں گے۔ باقی ماندہ مکانوں کی فروخت نیلام عام کے ذریعے ہوگی جس کے متعلق کوئی پابندی نہیں ہوگی اور اس میں ہر وہ شخص جس کا جی چاہے حصہ لے سکے گا۔

دکانیں

جن دوکانوں پر مہاجر دعویدار قابض ہیں وہ انہی کی ملکیت میں دینے کے لئے مذکورہ بالا پیرا ۱ کی مانند (۱۹۴۶ء کے سالانہ کرایہ کے چالیس گنا اور ۲۵ گنا) طریق کار اختیار کیا جائے گا۔ باقی ماندہ دوکانوں کی فروخت نیلام کے ذریعہ ہوگی۔ جس میں صرف دعویدار اور غیر دعویدار مہاجرین حصہ لیں گے۔

جن مکانوں اور دکانوں کی فروخت کے لئے مندرجہ بالا طریقہ اختیار نہیں کیا جائے گا۔ ان کی فروخت نیلام عام کے ذریعے کی جائے گی جس میں جس کا جی چاہے حصہ لے سکے گا۔

عمارتی قطعات

جو عمارتی قطعات مہاجروں یا مقامیوں کو الاٹ کئے گئے ہیں اور جن پر اب مستقل عمارتیں تعمیر کر لی گئی ہیں وہ ان لوگوں سے الاٹمنٹ کے وقت کی مارکیٹ قیمت وصول کر کے انہی کے حوالے کر دئیے جائیں گے۔ جن افراد نے عمارتی قطعات پر ناجائز طور پر قبضہ کر لیا تھا اور ان پر مستقل عمارتیں کھڑی کر لی تھیں۔ انہیں موجودہ مارکیٹ قیمت اور اس کے ساتھ ہی پچاس فی صد جرمانہ بھی ادا کرنا پڑے گا۔

ایسی بڑی عمارتوں کی جن کا ماہوار کرایہ پانچ سو روپے سے زائد ہے اور ہوٹلوں کی فروخت نیلام عام کے ذریعہ ہوگی جس میں کوئی بھی شخص حصہ لے سکے گا۔

رجسٹرڈ فیکٹریاں

رجسٹرڈ فیکٹریوں۔ چھاپہ خانوں اور سینما گھروں کی فروخت نیلام عام کے ذریعے ہوگی جس میں کوئی بھی شخص حصہ لے سکے گا۔

البتہ جو شخص بھارت میں کوئی رجسٹرڈ صنعتی ادارہ چھوڑ آیا ہو اور اسے پاکستان میں کوئی صنعتی ادارہ الاٹ ہوا ہو اسے یہ اختیار دیا جائے گا کہ جو ادارہ اسے الاٹ شدہ ہے۔ اسے مارکیٹ کی موجودہ قیمت کے حساب سے خرید لے۔

دعاوی

دعویداروں کو اس امر کا لحاظ کئے بغیر کہ ان کے دعاوی کی تصدیق ہوئی ہے یا نہیں یہ اجازت دی جائے گی کہ وہ اپنے دعاوی کی مالیت کو حاصل کردہ جائداد کی قیمت میں سے عارضی طور پر وضع کرائیں۔ اس کا طریق کار درج ذیل ہوگا۔

تصدیق شدہ دعاوی پہلے ایک لاکھ کا چالیس فی صد اور باقی کا بشرطیکہ تین لاکھ سے زائد نہ ہو ۲۵ فیصد غیر تصدیق شدہ دعاوی۔ پہلے ایک لاکھ کا بیس فی صد اور باقی کا۔ بشرطیکہ تین لاکھ سے زائد نہ ہو۔ پندرہ فیصد۔

آخری فیصلہ اس وقت ہوگا جب دعاوی کی کل مالیت کی صحیح پوزیشن اور حاصل شدہ متروکہ جائیداد کی مالیت معلوم ہو جائے اور معاوضہ کے فیصلہ کا بھی تعین ہو جائے

بھارت میں شہری غیر منقولہ جائداد رہ گئی ہو۔ اس کے کرائے کے نقصان کا معاوضہ بھی کرایہ کے اس فنڈ سے ادا کیا جائیگا۔ جو آرڈیننس کی دفعہ ۸ کے تحت قائم کیا گیا ہے۔

خیراتی مذہبی یا تعلیمی ٹرسٹ (اوقاف) سے ملحق متروکہ جائداد کی فروخت کے لئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس قسم کے املاک کو معاوضہ فنڈ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ اور دعویداروں وغیرہ کی تحویل میں نہیں دیا جائے گا اس لئے انہیں دفعہ چار کے تحت معاوضہ فنڈ سے خارج کر دیا گیا ہے

اصل ایکٹ میں ایسی جائدادوں کی فروخت کے بارے میں کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی تھی اب آرڈیننس میں یہ نئی دفعہ شامل کی گئی ہے جس کے تحت چیف سٹیلمنٹ کمشنر ان جائدادوں کی فروخت کے لئے مرکزی حکومت کی منظوری سے سکیمیں تیار کریں گے۔ ایک اور نئی دفعہ کے تحت یہ طے کیا گیا ہے کہ مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر کے مہاجروں کو ان مکانوں اور دوکانوں پر قابض رہنے دیا جائیگا جو انہیں الاٹ ہیں۔ ترمیم شدہ ایکٹ میں ایک دفعہ ایسی رکھی گئی جس کے تحت غیر دعویدار مہاجر اپنے مقبوضہ مکانوں کو موجودہ مارکیٹ قیمت ادا کر کے خرید سکتے ہیں۔ محدود وسائل والے مقامی افراد کو بھی اجازت دی گئی ہے کہ وہ جن مکانات پر قابض ہیں ان کی موجودہ مارکیٹ قیمت ادا کر کے ان پر قبضہ جاری رکھیں۔ بشرطیکہ ایسے کسی مکان کی قیمت دس ہزار روپے سے زائد نہ ہو۔ یہ اس غرض سے کیا گیا ہے کہ وسیع پیمانے پر انقلابی عمل نہ ہو۔

درخواست دعاء

برادرم منشی سردار محمد صاحب کاتب الفضل کی اہلیہ صاحبہ بوجہ نمونیہ بیمار ہیں احباب و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار نور الدین منیر خوشنویس ربوہ)